جنس

(Gender)

- کسی اسم کو عبارت میں درست طریقے پر استعمال کرنے کے لیے کسی اسم کو جن چار پہلوؤں سے دیکھا جانا ضروری ہے۔ ان میں سے پہلی چیز اسم کی حالت (یا اعرابی حالت) ہے، جس پر پچھلے سبق میں کچھ بات ہو چکی ہے۔ اسم کی بحث میں دوسرا اہم پہلو "جنس" کا ہے۔ جنس کے لحاظ سے عربی زبان میں (بلکہ عموماً ہر زبان میں) اسم کی دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ وہ یا مذکّر ہو گا، یعنی عبارت میں اس کا ذکر ایسے ہو گا جیسے کسی مذکر (*Male*) کا ذکر ہوتا ہے، یا پھر مؤنّث کے طور پر استعمال ہو گا۔ ہر زبان میں الفاظ کے مذکّر و مؤنّث کے استعمال کے قواعد یکساں نہیں ہیں۔ کسی زبان میں ایک لفظ مذکّر بولا جاتا ہے تو دوسری میں وہ مؤنّث ہو سکتا ہے۔ مثلاً انگریزی میں بحری جہاز (*Ship*) اور چاند (*Moon*) مؤنّث استعمال ہوتے ہیں مگر اردو میں مذکّر۔ لہٰذا کسی بھی زبان کو سیکھنے کے لیے اس زبان کے اسماء کی تذکیر و تانیث یعنی ان کو مذکّر یا مؤنّث کی طرح استعمال کرنے کا علم ہونا ضروری ہے۔
- عربی اسماء پر غور کرنے سے علماءِ نحو نے یہ دیکھا کہ یہاں مذکّر اسم کے لیے تو کوئی خاص علامت نہیں مگر مؤنّث اسماء معلوم کرنے کی کچھ علامات ضرور ہیں جنہیں علاماتِ تانیث کہتے ہیں۔ لہٰذا عربی سیکھنے والوں کو چاہئے کہ وہ کسی اسم کے استعمال میں اس کی جنس کو متعین کرنے کے لیے علاماتِ تانیث کے لحاظ سے اس کو دیکھیں۔ اگر اس میں تانیث کی کوئی بات پائی جاتی ہے تو وہ اسم مؤنّث شمار ہو گا ورنہ اسے مذکّر ہی سمجھا جائے گا۔ کسی اسم میں تانیث کی شناخت کے حسبِ ذیل طریقے ہیں۔
- <u>مؤنّثِ حقیقی:</u>

پہلا طریقہ یہ ہے کہ لفظ کے معنی پر غور کریں۔ اگر وہ کسی حقیقی مؤنّث کے لیے ہے یعنی اس کے مقابلہ میں مذکّر بھی ہوتا ہے جیسے اِمْرَأَةٌ (عورت) کے مقابلہ میں رَجُلٌ (مرد)، اُمٌّ (ماں) کے مقابلہ میں اَبٌ (باپ) وغیرہ، تو وہ لازماً مؤنّث ہو گا۔ ایسے اسماء کو "مؤنّثِ حقیقی" کہتے ہیں۔

- <u>مؤنّثِ علامتی:</u>

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ لفظ کو دیکھیں کہ اس میں تانیث کی کوئی علامت موجود ہے؟ یہ علامات تین ہیں اور ان میں سے ہر ایک اسم کے آخری حصہ میں آتی ہے۔ علامات یہ ہیں *(i)* "ۃ" *(ii)* "ـَ اءُ" *(iii)* "ـٰی"۔ یعنی کوئی اسم اگر ان میں سے کسی ایک کے ساتھ ختم ہوتا نظر آئے تو اسے مؤنّث سمجھا جائے گا۔ ایسے اسماء کو "مؤنثِ قیاسی" بھی کہتے ہیں۔

- اس قاعدہ سے گنتی کے چند الفاظ مستثنیٰ ہیں مثلاً خَلِیْفَةٌ (مسلمانوں کا حکمران)، عَلَّامَةٌ (بہت بڑا عالم)۔ حالانکہ ان کے آخر میں گول "ۃ" ہے لیکن یہ مذکّر استعمال ہوتے ہیں۔ دوسری علامتِ تانیث "ـَ اءُ" ہے جسے "الف ممدودہ" کہتے ہیں۔ جن اسماء کے آخر میں یہ علامت آتی ہے انہیں بھی مؤنّث مانا جاتا ہے، مثلاً حَمْرَاءُ (سرخ)، خَضْرَاءُ (سبز) وغیرہ۔ خیال رہے کہ الف ممدودہ پر ختم ہونے والے اسماء غیر منصرف ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے ہمزہ پر تنوین کے بجائے ایک پیش آتا ہے۔ تیسری علامتِ تانیث "ـٰی" ہے جسے "الف مقصورہ" کہتے ہیں۔ جن اسماء کے آخر میں یہ علامت آتی ہے انہیں بھی مؤنّث مانا جاتا ہے، مثلاً عُظْمٰی (عظیم)، کُبْرٰی (بڑی) وغیرہ۔ اس قاعدہ سے بھی چند الفاظ مستثنیٰ ہیں جیسے مُوْسٰی، عِیْسٰی وغیرہ۔ خیال رہے کہ الف مقصورہ پر ختم ہونے والے اسماء رفع، نصب، جر تینوں حالتوں میں کوئی ظاہری تبدیلی قبول نہیں کرتے، اس لیے مختلف اعرابی حالتوں میں ان کا اعراب تقدیری (فرضی) ہوتا ہے۔
- <u>مؤنّثِ سماعی:</u>

بہت سے اسم ایسے ہوتے ہیں جو در حقیقت نہ تو مذکّر ہوتے ہیں نہ مؤنّث اور نہ ہی ان پر مؤنّث کی کوئی علامت ہوتی ہے۔ ایسے اسماء کی جنس کا تعین اس بنیاد پر ہوتا ہے کہ اہلِ زبان انہیں کس طرح بولتے ہیں۔ جن اسماء کو اہلِ زبان مؤنّث بولتے ہیں انہیں "مؤنّثِ سماعی" کہتے ہیں، اس لیے کہ ہم

اہلِ زبان کو اسی طرح بولتے ہوئے سنتے ہیں۔ مثال کے طور پر سورج کو لے لیں۔ اب حقیقتاً سورج نہ تو مذکّر ہے اور نہ ہی مؤنّث۔ ہم نے اردو کے اہلِ زبان کو اسے مذکّر بولتے ہوئے سنا ہے اس لیے اردو میں سورج مذکّر ہے۔ جبکہ عربی کے اہلِ زبان شَمْسٌ (سورج) کو مؤنّث بولتے ہیں اس لیے عربی میں شَمْسٌ مؤنّثِ سماعی ہے۔ اس کی ایک دلچسپ مثال یہ ہے کہ لکھنؤ والے دہی کو کھٹّا کہتے ہیں جبکہ دہلی والے اسے کھٹّی کہتے ہیں۔ اس لیے دہلی والوں کے لیے دہی مؤنّثِ سماعی ہے۔ اب ذیل میں چند الفاظ دیئے جارہے ہیں جو عربی میں مؤنّث بولے جاتے ہیں۔ آپ ان کے معنی یاد کرلیں اور یہ بھی یاد رکھیں کہ یہ مؤنّثِ سماعی ہیں:

اَرْضٌ	زمین	سَمَاءٌ	آسمان	شَمْسٌ	سورج
حَرْبٌ	لڑائی	رِيْحٌ	ہوا	دَارٌ	گھر
نَارٌ	آگ	نَفْسٌ	جان	سَبِيْلٌ	راستہ

ان کے علاوہ ملکوں کے نام (مثلاً مِصْرُ، اَلشَّامُ) جہنم کے تمام نام، شرابوں کے نام اور حروفِ تہجی بھی مؤنّثِ سماعی میں شمار ہوتے ہیں۔ نیز انسانی بدن کے ایسے اعضاء جو جوڑے جوڑے ہوتے ہیں، وہ بھی اکثر و بیشتر مؤنّثِ سماعی ہیں، مثلاً يَدٌ (ہاتھ)، رِجْلٌ (پاؤں)، اُذُنٌ (کان)، سَاقٌ (پنڈلی)۔

- <u>مذکر سے مؤنث بنانے کا طریقہ:</u>

اکثر الفاظ کو مؤنّث بنانے کا طریقہ بھی یہی ہے کہ مذکّر لفظ کے آخری حرف پر زبر لگا کر اس کے آگے گول "ة" کا اضافہ کردیتے ہیں جیسے كَافِرٌ (کافر) سے كَافِرَةٌ (کافرہ)، حَسَنٌ (اچھا، خوبصورت) سے حَسَنَةٌ (اچھی، خوبصورت) وغیرہ۔

- گزشتہ سبق میں ہم نے اسم کی گردان پڑھی تھی تو حالت کے لحاظ سے ایک لفظ کی تین شکلیں بنی تھیں، لیکن اب مذکّر کی تین شکلیں ہوں گی اور مؤنّث کی بھی تین۔ اس طرح ایک لفظ کی اب چھ شکلیں ہوں گی۔ البتہ مؤنّثِ سماعی کی تین ہی شکلیں ہوں گی کیوں کہ ان کا مذکّر نہیں ہوگا۔ اس کی مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:

	حالتِ رفع	حالتِ نصب	حالتِ جر
مذکّر	كَافِرٌ	كَافِرًا	كَافِرٍ
مؤنّث	كَافِرَةٌ	كَافِرَةً	كَافِرَةٍ
مذکّر	حَسَنٌ	حَسَنًا	حَسَنٍ
مؤنّث	حَسَنَةٌ	حَسَنَةً	حَسَنَةٍ
مؤنّث (سماعی)	نَفْسٌ	نَفْسًا	نَفْسٍ

مشق نمبر - 3

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں اور اسم کی گردان کریں۔ مؤنّثِ حقیقی میں مذکّر و مؤنّث دونوں الفاظ ساتھ دیئے گئے ہیں۔ جو اسماء مؤنّثِ سماعی ہیں ان کے آگے (س) بنا دیا گیا ہے۔ باقی الفاظ کے مؤنّث لفظ کے آخر میں "ۃ" لگا کر بنائیں بنائیں۔ جیسے "فَاسِقٌ سے فَاسِقَۃٌ":

اَخٌ	بھائی	ھٰذِہٖ (م)	یہ (مؤنّث)
اُخْتٌ	بہن	حُلْوٌ	میٹھا
فَاسِقٌ	بدکار	جَیِّدٌ	عمدہ
قَبِیْحٌ	برا۔ بدصورت	جَھَنَّمُ (غ۔س)	دوزخ
دَارٌ (س)	گھر	عَرِیْسٌ	دلہا
کَبِیْرٌ	بڑا	عَرُوْسٌ	دلہن
صَغِیْرٌ	چھوٹا	شَدِیْدٌ	سخت
ھٰذَا (م)	یہ (مذکّر)	سُوْقٌ (س)	بازار
صَادِقٌ	سچا	قَصِیْرٌ	چھوٹا، کوتاہ
کَاذِبٌ	جھوٹا	بَاکِسْتَانُ (غ۔س)	پاکستان
مُطْمَئِنٌّ	اطمینان والا	عَیْنٌ (س)	آنکھ، چشمہ / کنواں
اَلَّذِیْنَ (م)	جو کہ (جمع مذکّر)	نَجَّارٌ	بڑھئی
اَلَّتِیْ (م)	جو کہ (جمع مؤنّث)	خَبَّازٌ	نانبائی
طَوِیْلٌ	لمبا	خَیَّاطٌ	درزی